

## 224758-والدین کی طرف سے اگرچہ تربیت و اخراجات میں کوتاہی ہو پھر بھی اولاد کے حسن سلوک اور دعا کے خدار ہوں گے۔

سوال

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : [وَنُخْفِضُ لَهُمَا جَنَاحَ الْذَّلِيلِ مِنَ الْأَنْجَوِيَّةِ وَقُلْ رَبُّ ازْجَنِهِمَا كَمَارٌ بَيْنَيْنِ صَغِيرٍ]. ترجمہ : اور ان پر رحم کرتے ہوئے انحصاری سے ان کے آگے جکھے رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ : پروردگار! ان پر رحم فرمائیں کہ انہوں نے بچپنے میں مجھے (محبت و شفقت) سے پالا تھا۔ [الاسراء: 24] اس آیت کی روشنی میں میں نے کسی غیر معتبر عالم سے سنائے کہ جو والدیا والدہ اولاد کی صحیح طریقے سے تربیت نہ کرے تو اولاد پر ان کی اطاعت، حسن سلوک اور ان کے لیے دعا واجب نہیں ہے؛ کیونکہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا : (ان پر ایسے رحم فرمائیں کہ انہوں نے بچپنے میں مجھے پالا تھا) مجھے اس موقف کی صحت کے بارے میں معلومات نہیں مل سکیں، تو کیا یہ موقف شرعی طور پر ٹھیک ہے؟ کیا سلف صالحین میں سے کسی کا یہ موقف ہے؟

پسندیدہ جواب

اول :

علم صرف انسی اہل علم سے حاصل کرنا چاہیے جن کے پاس صحیح علم ہو، علم کی بقا علما تے کرام کی بقا کے ساتھ منسلک ہے، چنانچہ جس وقت اللہ تعالیٰ علم قبض کرنا چاہے گا تو علما تے کرام کو قبض کر لے گا، جیسے کہ صحیح مسلم کے مقدمہ میں (14/1) محمد بن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں : "یقیناً یہ علم دین ہے، لہذا چھی طرح اطمینان کرلو کہ تم کن سے اپنادین لے رہے ہو"

دوم :

حسن سلوک والدین کا اپنی اولاد پر حق ہے، اگرچہ والدین نے بچوں کی تربیت اور اخراجات میں کوتاہی کی ہو۔

جبکہ یہ بات بھی ٹھیک ہے کہ والد اپنے بچے کے حق میں کوتاہی کرے تو بچے کی تربیت میں کمی کا گناہ والد پر ہوگا، اور اس پر اس کا مoxidہ بھی ہوگا، لیکن پھر بھی والد کی نافرمانی کے لیے بچائش کا باعث نہیں بن سکتا، کیونکہ والد کی نافرمانی کبیرہ ترین گناہ ہے۔

اگر والد، اولاد کے حق میں کوتاہی برتبے اور اس پر بچے کے لیے والد کی نافرمانی اور بے ادبی کرنا جائز ہو جائے تو مسلمانوں کے گھر اجزایہ نہیں گے، بچے معمولی سے معمولی شبہ پر بھی والد کی نافرمانی کرنے لگیں گے، اور اولاد والدین کی نافرمانی کے لیے اسے ذریعہ بھی بنالیں گے۔ بچے کمیں گے کہ : میرے والد نے مجھے میرا حق نہیں دیا، والدہ نے بھی میرے ساتھ نا انصافی کی ہے اس لیے دونوں کی نافرمانی میرا حق ہے! بچے یہ سمجھیں گے کہ والدین کا ان پر کوئی حق بھی نہیں ہے، اس طرح تو پورا گھر انہ اور پھر سماج تباہ ہو جائے گا۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے ایک نوجوان کے بارے میں پوچھا گیا کہ نوجوان کے دعوے کے مطابق والد نے بچپن میں بھی اسے کوئی توجہ نہیں دی حالانکہ والد کے پاس مکمل استطاعت تھی کہ اپنے بچے پر خرچ کرتا، تو کیا پھر بھی بچے پر والد کے ساتھ حسن سلوک واجب ہے؟

تو انہوں نے جواب دیا :

"بھی ہاں، بچے پر لازم ہے کہ اپنے والد کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتے، والد کے حقوق جانے، اور ان کے ساتھ اپنے بھائیوں کے لیے، والد نے اس کے حقوق ادا نہیں کیے، چاہے والد حقیقی معنوں میں کوتاہی کا شکار رہا؛ والد اللہ تعالیٰ سے توبہ کرے، اپنے بچے کی تربیت کے حوالے سے والد کی کاشکار رہا ہے اس پر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے، لیکن اس سب کے باوجود بیٹے کے لیے یہ بچائش نہیں بن سکتی کہ وہ والد کے ساتھ حسن سلوک سے پیش نہ آتے؛ بلکہ بیٹے پر واجب ہے کہ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتے، اللہ تعالیٰ نے

کافروالدین کے حق کے متعلق سیدنا القمان کے واقعہ میں وضاحت کی جبے کہ : (ان دونوں کے ساتھ دنیاوی معاملات میں حسن سلوک سے پیش آؤ) اگرچہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہوں۔  
اس لیے اولاد پر اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک، اچھا برتاؤ، نرمی، اور انتہائی اعلیٰ اخلاق کے ساتھ پیش آنالازم اور واجب ہے۔ "نختم شد  
**ماخوذ از شیخ ابن بازو ویب سائب**

**جکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان :** (وَأَخْفِضْ تَهْبَاجَّ الْذُلْ مِنَ الْرَّحْمَةِ فَلَنْ رَبْتَ إِذْ خَمْنَكَارَبَّيَافِي صَفَرِهِ). ترجمہ : اور ان پر رحم کرتے ہوئے انکساری سے ان کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ : پروردگار! ان پر رحم فرمابی کہ انہوں نے بچپنے میں مجھے (محبت و شفقت) سے پالا تھا۔ [الاسراء: 24] تو اس میں عام طور پر جو چیز معاشرے میں پائی جاتی ہے اسی کا منذکرہ ہے، یعنی عام طور پر والدین اپنے بچوں کو بڑے نازوں کے ساتھ پالتے ہیں، اس لیے اولاد پر لازم ہے کہ اپنے والدین کے لیے اللہ تعالیٰ سے رحمت مانگے یعنی اچھائی کا بدله اچھائی سے دینے کی کوشش کرے۔ تاہم ایسے والدین بہت کم اور شاذ و نادر ہوتے ہیں جو بچوں کا خیال نہیں رکھتے، اور شاذ و نادر کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا۔

اگر اس آیت کا یہ مضمون ذکر کرنے والے کی ہی بات کو دیکھا جائے تو اس کا مطلب یہ بتا ہے کہ اگر کسی بچے کی پیدائش کے بعد والدین فوت ہو جائیں، یادوں میں سے کوئی ایک فوت ہو جائے تو اب اس فوت ہو جانے والے کا اولاد کی دعا میں کوئی حصہ نہیں ہے؛ کیونکہ فوت ہو جانے والے نے بچپن میں پالا پوسہ نہیں ہے، تو جس نے بچے کی تربیت کی یا بچے پر خرچ کیا ہے وہی والدین دعا کے حق دار ہیں اور یہ موقف کسی کا بھی نہیں ہے۔

واللہ اعلم